4871CH10

10 حاضر جواب

بہت پرانی بات ہے، آبو نام کا ایک شخص تھا جو بہت عقل مند تھا۔ ایک دن گھومتے پھرتے وہ ملک کی راجدھانی میں واقع شاہی محل پہنچ گیا۔ وہ ملازمت کے لیے پریشان تھا۔ بادشاہ کے دربار پہنچ کر اُس نے گزارش کی: ”بادشاہ سلامت! میں بہت پریشان ہوں، مجھے کوئی کام دے دیجیے۔ آپ مجھے جو بھی کام دیں گے، نہایت ایمان داری اور لگن سے انجام دوں گا اور آپ کا فرماں بردار بن کر رہوں گا۔“

بادشاہ نے اس کی درخواست قبول کی اور اسے پہرہ دینے کے کام پر لگا دیا۔ وہ اپنی حاضر جوابی اور خوش مزاجی کی وجہ سے بہت جلد مقبول ہو گیا۔ بادشاہ بھی خوش ہوا اور خاص طور پر اپنے محل کی پہرہ داری اس کے سپرد کر دی۔ ترقی پا کر آبو کی شان بڑھ گئی۔

ایک دن بادشاہ نے اُس سے رازدارانہ انداز میں کہا: ”آبو! میں ایک ضروری کام سے باہر جا رہا ہوں۔ اس راز کی کسی کو خبر نہ ہونے پائے۔ خیال رہے کہ میری واپسی تک کسی کو محل میں جانے نہ دینا۔“

© NCERT not to be republished

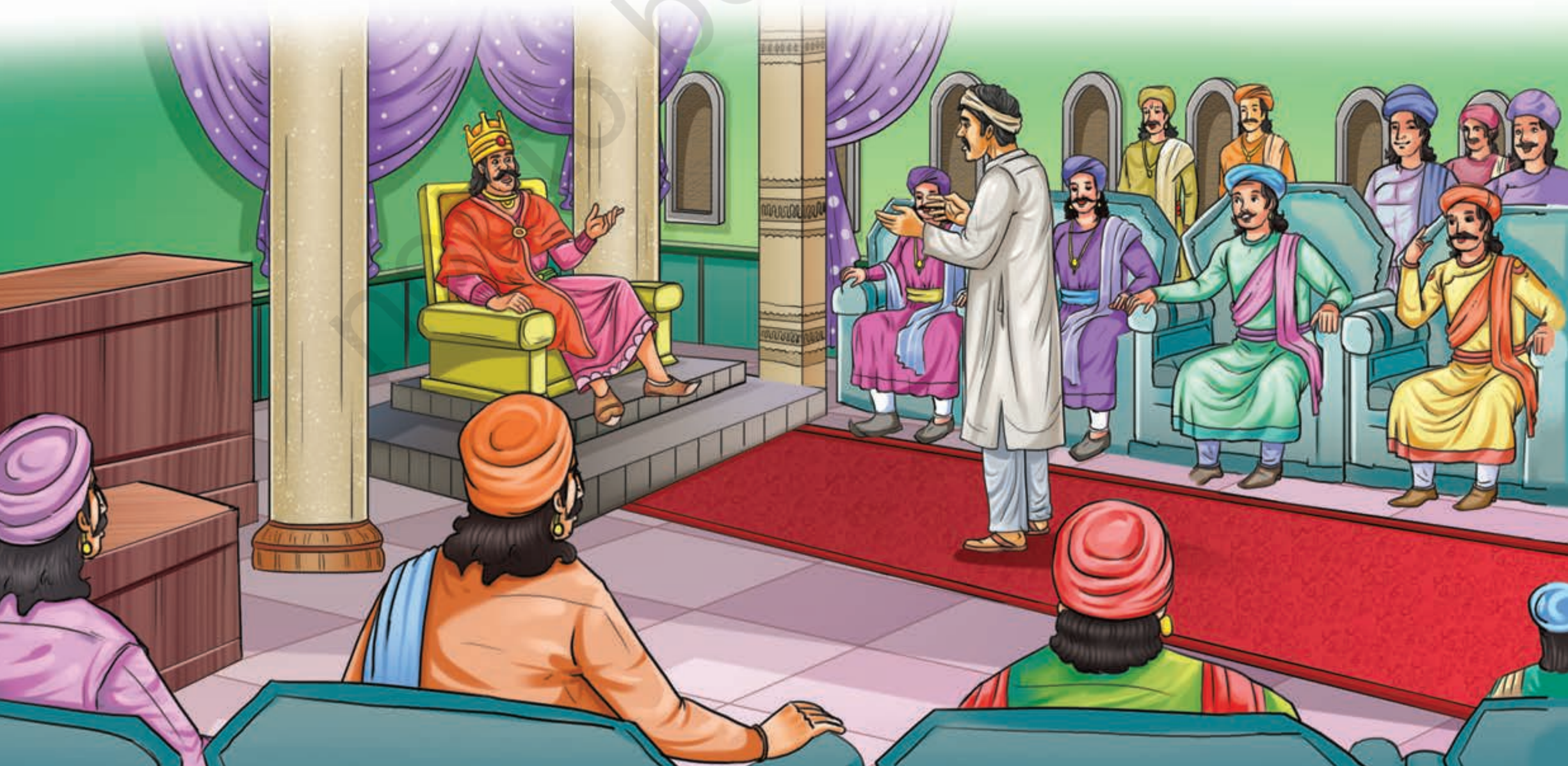

”حضور آپ مطمئن رہیں۔ مَیں محل کے دروازے کی دن رات نگرانی کروں گا اور کسی کو بھی آپ کے جانے کی خبر نہ دوں گا۔“

آبو، دن رات دروازے کی سخت نگرانی کرنے لگا۔ ایک رات ہر طرف چاندنی بکھری ہوئی تھی، پونم کا تہوار تھا۔ لوگ ناچ گا رہے تھے اور خوشیاں منا رہے تھے۔ آبو کا دل بھی ناچنے اور گانے کے لیے مچلنے لگا لیکن وہ بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا تھا۔

تب اُسے ایک ترکیب سوجھی۔ اُس نے دروازے کی تمام کیلیں اور قلابے نکال لیے۔ ان دروازوں اور اپنے ہتھیاروں کو ایسی جگہ چھپاکر رکھ دیا کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ پھر وہ لوگوں میں آکر ناچنے، گانے لگا۔ صبح ہونے تک وہ ناچتا گاتا رہا اور پھر محل واپس آگیا۔ نکالے ہوئے دروازے کو اس نے اپنی جگہ پر لگا دیا اور پہرہ دینے لگا۔ لیکن آبو اس بات سے بے خبر تھا کہ رات میں چور محل میں گھس کر تمام سامان چرا لے گئے تھے۔ اگلے دن جب بادشاہ واپس آیا اور آبو کو دروازے پر پہرہ دیتے دیکھا تو بے حد خوش ہوا۔ لیکن جب وہ محل میں داخل ہوا تو اسے بڑی حیرت ہوئی۔ وہ نہایت غصّے میں باہر نکلا اور گرج دار آواز میں بولا:

”کیا تم میرے جانے کے بعد برابر پہرہ دے رہے تھے؟“

”جی حضور!“

”پھر محل میں چوری کیسے ہوئی؟“ بادشاہ نے گرج کر پوچھا۔

”مجھے کچھ نہیں معلوم حضور!“

”کیا میں نے تمھیں حکم نہیں دیا تھا کہ میرے واپس آنے تک محل کا پہرہ دیتے رہنا؟“

”حضور آپ غلط کہہ رہے ہیں۔“ آبو نے نہایت نرمی سے کہا۔

”آبو...“ بادشاہ غصّے سے لال پیلا ہو گیا۔

”حضور... حضور میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے مجھے محل پر پہرہ دینے کے لیے نہیں کہا تھا۔“

”پھر کیا کہا تھا؟“

”حضور آپ نے صرف دروازے پر پہرہ دینے کے لیے کہا تھا، اور مَیں آپ ہی کے حکم پر عمل کر رہا ہوں۔“

”کیا تم رات میں ڈیوٹی چھوڑ کر کہیں گئے تھے؟“

”جی حضور، لیکن میں نے دروازہ نکال کر چھپا دیا تھا۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو میں گواہ حاضر کرتا ہوں۔“

بادشاہ ناراض ہو گیا۔ اس نے سپاہیوں کو آواز دی اور ان سے کہا: ”اس بے وقوف کو یہاں سے لے جاؤ اور گاؤں سے باہر ایک گڑھا کھود کر اس میں اسے گردن تک دبا دو۔ اس کا صبح فیصلہ کروں گا۔“

سپاہی آبو کو لے گئے۔ گاؤں کے باہر ایک گڑھا کھودا۔ آبو کو اس میں اتارا۔ اس کا پورا دھڑ گردن تک مٹی میں دبا دیا گیا۔ وہ حسرت سے چاروں طرف دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اس مصیبت سے کیسے نجات حاصل کرے۔ رات گزرتی رہی اور وہ سوچتا رہا۔ یہاں تک کہ سحر نمودار ہونے لگی۔ مُرغ بانگ دینے لگے۔ صبح ہونے کو کچھ ہی وقت باقی رہ گیا تھا۔ اُس نے سوچا کہ اب اس کی جان کی خیر نہیں۔ بادشاہ اُسے ضرور موت کی سزا دے گا۔

© NCERT not to be republished

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اُسے دور سے ایک مسافر آتا ہوا دکھائی دیا جو اونٹ پر سوار تھا۔ وہ قریب آتا گیا۔ آبو نے دیکھا تو وہ ایک تاجر تھا جو اونٹ پر مال و اسباب لیے آ رہا تھا۔ آبو کا ذہن تیزی سے کام کرنے لگا۔ اسے امید کی کرن نظر آئی۔

اونٹ سوار کی نظر آبو پر پڑی۔ اس کو اس حالت میں دیکھ کر اسے تعجّب ہوا۔ اس نے آبو سے اس کی وجہ دریافت کی۔ تاجر کی کمر غیر معمولی طور پر جھکی ہوئی تھی۔ آبو کو ایک ترکیب سوجھی۔

آبو نے دکھ بھرے لہجے میں کہا: ”جناب میں بھی آپ ہی کی طرح ایک خوش حال تاجر ہوں، لیکن...“

”پھر یہاں اِس مٹی میں کیوں دھنسے ہو؟“

”کیا بتاؤں جناب! میری کمر بھی آپ ہی کی طرح جھکی ہوئی تھی۔ یہاں رہ کر اسی کا علاج کر رہا ہوں۔“

”کیا آپ کی کمر بھی میری طرح ہی ہے؟“ تاجر نے حیرت سے پوچھا۔

”تب ہی تو اتنی تکلیف برداشت کر رہا ہوں۔“

آبو نے درد سے کراہتے ہوئے کہا:

”مگر جناب یہ علاج آپ کو کس نے بتایا؟“ تاجر نے آبو کی بات میں دل چسپی لیتے ہوئے دریافت کیا۔

”جناب کیا بتاؤں... اپنی بیماری کے لیے ہر طرح کا علاج کیا، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا... آخر کار شاہی حکیم کے پاس گیا۔ انھوں نے یہ علاج بتایا، خود اپنی نگرانی میں یہ گڑھا کھدوایا اور مجھے یہاں اس طرح دبا کر رکھا گیا کہ مجھے آرام ہو جائے۔ شاہی حکیم بھی تھوڑی دیر بعد یہاں آنے ہی والے ہیں... جناب! واقعی واحد علاج یہی ہے۔ اب تو مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں ٹھیک ہو رہا ہوں۔“

© NCERT not to be republished

"کیا واقعی؟"

"ہاں جناب... میں سچ کہہ رہا ہوں۔ شاہی حکیم کے آنے میں اب صرف دو گھنٹے رہ گئے ہیں۔ تب آپ خود ہی دیکھ لینا۔"

یہ سن کر تاجر بہت خوش ہوا اور اس نے سوچا، کیوں نہ شاہی حکیم کے آنے سے پہلے میں خود بھی اپنا علاج کرالوں۔ تاجر نے آبو سے کہا: "جناب میں بھی اپنا علاج کراتے کراتے تھک گیا ہوں۔ آپ مہربانی کریں تو مجھے بھی اس گڑھے میں رہنے کا موقع دیں۔"

"جناب مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا۔ شاہی حکیم نے حکم دیا ہے کہ اُن کے آنے تک گڑھے سے باہر نہ نکلوں۔"

تاجر نے منّت کرتے ہوئے کہا: "میں اس کے عِوض آپ کو دو اونٹ دینے کے لیے تیار ہوں۔"

آبو کچھ لمحہ سوچتا رہا۔ اُس نے تاجر سے کہا: "جناب آپ کی خاطر میں اپنا علاج ادھورا چھوڑنے کے لیے تیار ہوں مگر شرط یہ ہے کہ دو اونٹوں کے ساتھ کچھ مال و اسباب بھی عطا کریں۔"

تاجر یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اپنا سارا مال و اسباب دینے کے لیے تیار ہو گیا۔ تاجر نے آبو کو گڑھے سے باہر کھینچا۔ باہر آ کر آبو نے اپنی کمر کو اِدھر اُدھر گھما کر سیدھا کیا۔ تاجر نے جب آبو کی پشت پر نظر کی تو اُسے یقین ہو گیا کہ وہ بھی اسی طریقے سے ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے خوشی خوشی آبو کو سامان سے لدے ہوئے اونٹ دے دیے۔ اس کے بعد آبو نے اسے گڑھے میں اتارا اور اس کی گردن تک مٹی بھر دی۔ تاجر نے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔

صبح ہونے والی تھی، آبو دونوں اونٹ لے کر وہاں سے فوراً روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بادشاہ کے سپاہی وہاں آ پہنچے مگر یہ سپاہی وہ نہیں تھے جو گزشتہ روز آبو کو پکڑ کر یہاں لائے تھے۔ ان سپاہیوں نے اس تاجر کو آبو سمجھا اور اسے گڑھے سے باہر نکال کر بادشاہ کے دربار میں لے گئے۔

تاجر نے رو رو کر پورا احوال سُنایا۔ بادشاہ کو بہت غصّہ آیا مگر وہ دل ہی دل میں آبو کی عقل مندی کی داد بھی دے رہا تھا۔ اس نے تاجر کو رہا کر دیا اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ آبو کو تلاش کر کے اس کے سامنے حاضر کریں۔ اس نے سپاہیوں سے یہ بھی کہا: "آبو سے کہنا کہ تجھے ایک شرط پر معاف کیا جائے گا جب تُو بادشاہ سے ملاقات کرنے آئے تو اس طرح کہ نہ تیرے جسم پر کپڑے ہوں اور نہ تو ننگا دکھائی دے۔ نہ سواری پر بیٹھا ہو اور نہ پیدل دکھائی دے۔"

اس عجیب و غریب شرط کو سُن کر سپاہی بھی حیران ہوئے مگر انھیں اس سے کیا غرض... وہ آبو کو تلاش کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔ آخر کار آبو انھیں مل گیا اور جو کچھ بادشاہ نے کہا تھا وہ سب اس سے کہہ دیا۔ کچھ دیر تک آبو سوچتا رہا۔ پھر اس نے سپاہیوں سے کہا کہ بادشاہ سے کہنا کہ اسے شرط منظور ہے اور وہ کل دربار میں حاضر ہو جائے گا۔

© NCERT not to be republished

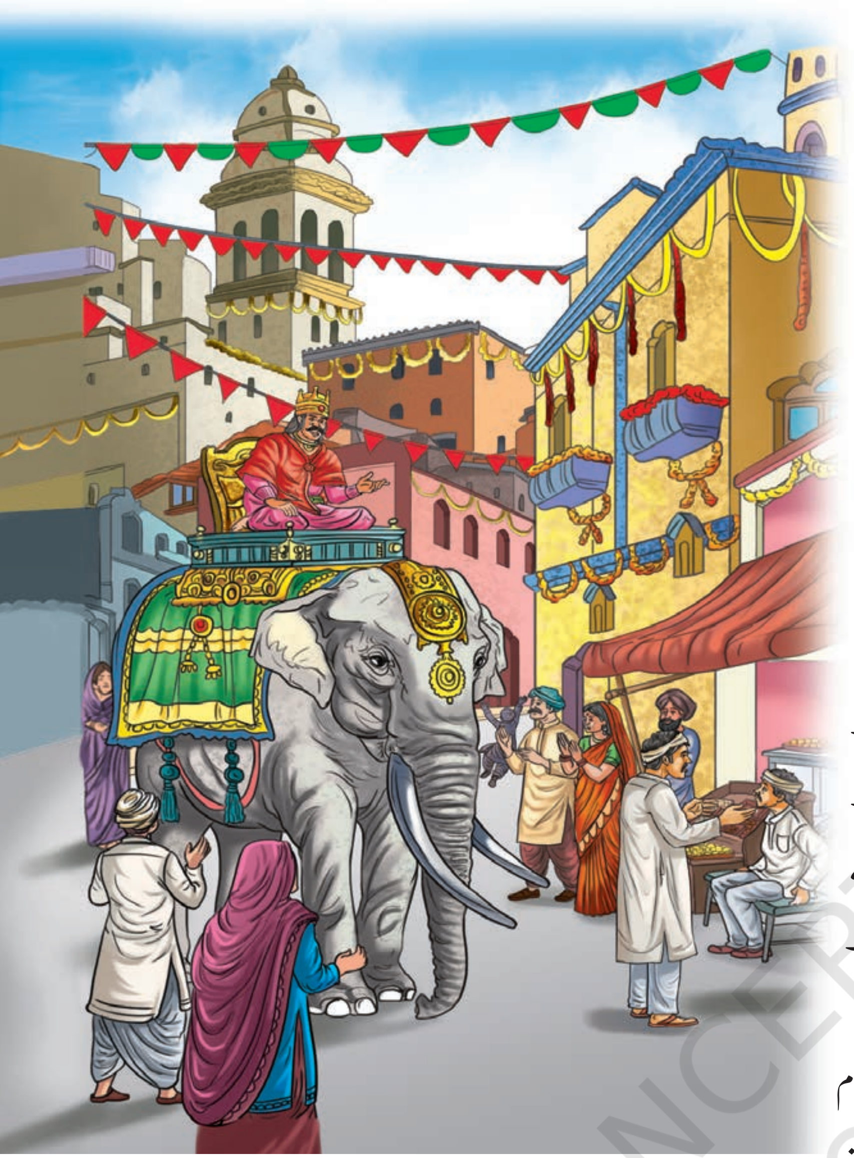

سپاہیوں نے بادشاہ کو آبو کا پیغام پہنچایا۔

دوسرے دن دربارِ عام لگا۔لوگ بے چینی سے آبو کا انتظار کرنے لگے۔خود بادشاہ بھی بے چین تھا۔ کچھ ہی دیر گزری ہوگی کہ لوگوں میں شور ہوا ’’آبو آ گیا... آبو آ گیا۔‘‘بادشاہ اپنی جگہ سے تجسّس میں اٹھااور دروازے پر آکر دیکھاتو... آبو مچھلی پکڑنے کا جال جسم پر ڈالے ہوئے ، گھوڑے پر بیٹھے بغیر، رکاب میں ایک پاؤں ڈالے لنگڑاتے ہوئے آرہا تھا۔ واقعی اس نے بادشاہ کے حکم کی لفظ بہ لفظ تعمیل کی تھی۔

آبو کو اس طرح آتے ہوئے دیکھ کر بادشاہ سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی لیکن اس کا غصہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اس نے آبو سے کہا:

’’تجھے سو مہریں انعام دی جاتی ہیں مگر تو یہ انعام لے کر یہاں سے چلا جا اور پھر کبھی مجھے اپنی صورت نہ دکھانا۔‘‘

آبو نے کچھ نہ کہا۔اپنا انعام لیا اور چلا آیا۔

اتفاقاً ایک روز بادشاہ کا بازار سے گزر ہوا۔ہر شخص بادشاہ کے سامنے آتا اور جھک کر تعظیم کرتا۔ اس مجمع میں صرف ایک ہی شخص ایسا تھا جو بادشاہ کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔بادشاہ نے اس کی طرف غور سے دیکھا... وہ آبو تھا۔آبو کی اس بے ادبی پر اُسے بے حد غُصّہ آیا۔اس نے ڈانٹتے ہوئے کہا:

’’تم اتنے مغرور ہو کہ میری جانب پشت کیے کھڑے رہے، تمھیں ذرا بھی شرم و حیا نہیں آئی۔‘‘

آبو نے کہا:’’حضور معاف کیجیے۔آپ ہی نے حکم دیا تھا کہ آپ کو کبھی اپنی صورت نہ دکھاؤں۔میں غریب اس کے سوا کیا کرتا؟ میں نے تو آپ ہی کے حکم کی تعمیل کی ہے۔‘‘

’’آبو میں تمھیں آخری بار حکم دیتا ہوں کہ میرے ملک کی مٹّی پر تم قدم بھی نہ رکھنا۔اگر تم اس ملک میں نظر آئے تو تمھیں عمر قید کی سزا دی جائے گی۔‘‘

© NCERT not to be republished

ایک روز راجدھانی میں کوئی تہوار تھا۔ تمام لوگ خوشیاں منا رہے تھے۔ پورا شہر دلھن کی طرح سجا ہوا تھا۔ سڑکوں پر لوگ خوشی سے ناچ گا رہے تھے۔ بادشاہ بھی سجے سجائے ہاتھی پر بیٹھ کر لوگوں کی سلامیاں لیتے ہوئے شہر کا گشت کر رہا تھا۔ آبو ایک مٹھائی کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی بادشاہ کو سلام کیا۔ آبو کو یہاں دیکھ کر بادشاہ کو سخت غصّہ آیا اور اس نے اپنے سپاہیوں کو فوراً آبو کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں کی بھیڑ جمع ہونا شروع ہو گئی۔

بادشاہ آبو سے بولا: ”کیا مَیں نے تجھے حکم نہ دیا تھا کہ اس ملک میں کہیں نظر نہ آنا؟ پھر تجھ کو میری نافرمانی کی ہمّت کیسے ہوئی؟“

”حضور معاف کیجیے، میں نے آپ کے حکم کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کی۔ آپ ہی نے حکم دیا تھا کہ میرے ملک کی مٹی پر قدم نہ رکھنا۔“

بادشاہ نے کہا: ”وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ پھر تجھے یہاں کی مِٹّی پر قدم رکھنے کی ہمّت کیسے ہوئی؟“

”حضور، جب آپ نے حکم دیا تھا تو میں آپ کا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک چلا گیا تھا۔ وہاں سے واپسی کے وقت میں نے اپنے جوتوں میں وہاں کی مٹّی بھر لی تھی اور ساتھ میں ایک تھیلی مٹّی بھی لایا تھا۔ وہی جوتا یہاں آ کر استعمال کر رہا ہوں۔ رات کو سوتے وقت بھی مَیں اپنا جوتا نہیں اتارتا۔ اس وقت بھی مَیں وہی جوتا پہنے ہوئے ہوں جس میں مٹّی بھری ہوئی ہے۔ اِسی مٹی پر میرے پاؤں ہیں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ مَیں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی ہے یا خلاف ورزی۔

آبو کا جواب سُن کر بادشاہ خوش ہوا۔ اس نے آبو کو معاف کر دیا اور اسے پھر سے اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا۔ آبو ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کرنے لگا۔

— لوک کہانی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

عہدہ	:	منصب
قُلابے	:	کنڈے
گرج	:	کڑک
نجات	:	چھٹکارا
سحر	:	صبح
نمودار	:	ظاہر ہونا
بانگ	:	مُرغ کی آواز
عوض	:	بجائے، بدلے میں
اسباب	:	(سبب کی جمع)، وسائل
پشت	:	پیٹھ
احوال	:	(حال کی جمع) حالتیں، کیفیات
رکاب	:	وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف سوار کے پیر رکھنے کے لیے لٹکا رہتا ہے
تعمیل	:	عمل میں لانا، حکم بجالانا
گشت	:	چکر لگانا، گھومنا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- سبق کا عنوان ہے 'حاضر جواب' جس کے معنی ہیں بات سنتے ہی فوراً معقول جواب دینے والا۔ بیربل بھی اپنی حاضر جوابی کے لیے بہت مشہور تھے۔ اکبر اور بیربل کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔
- 'مُہر' سونے کے سکّوں کو کہا جاتا تھا۔ عہد قدیم میں بادشاہ کی جانب سے مہریں بطور انعام دی جاتی تھیں۔
- پونم کے معنی ہیں چودھویں رات کا چاند یعنی بدر کامل۔ اسے پورنیما اور پورن ماسی بھی کہتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. آبو نے بادشاہ سے کیا گزارش کی؟
2. اونٹ سوار کو دیکھ کر آبو کو کیا ترکیب سوجھی؟
3. اگر تاجر آبو کی باتوں پر یقین نہ کرتا تو کیا ہوتا؟
4. آبو بادشاہ کی طرف پشت کیے کیوں کھڑا رہا؟
5. اگر آپ آبو کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

نیچے دیے گئے مکالموں کو غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ کس نے کہا، کس سے کہا اور کیوں کہا؟

i. ”اس راز کی کسی کو خبر نہ ہونے پائے۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

ii. ”میں نے دروازہ نکال کر چھپا دیا تھا۔ آپ کو یقین نہ آئے تو میں گواہ حاضر کرتا ہوں۔“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

iii. ”یہاں اس مٹی میں کیوں دھنسے ہو؟“

کس نے کہا ____________________

کس سے کہا ____________________

کیوں کہا ____________________

© NCERT not to be republished

iv. ”تب ہی تو اتنی تکلیف برداشت کر رہا ہوں۔“

کس نے کہا ________________

کس سے کہا ________________

کیوں کہا ________________

v. ”شاہی حکیم نے حکم دیا ہے کہ ان کے آنے تک گڑھے سے باہر نہ نکلوں۔“

کس نے کہا ________________

کس سے کہا ________________

کیوں کہا ________________

vi. ”آ ہو تم الفاظ سے کھیل رہے ہو۔“

کس نے کہا ________________

کس سے کہا ________________

کیوں کہا ________________

سبق میں لفظ 'شاہی محل' استعمال ہوا ہے۔ شاہ کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ شاہی محل یعنی بادشاہ کا محل۔
اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور شاہی لفظ کو جوڑ کر بننے والے مرکب الفاظ نیچے لکھیے:

i. شاہی + ________ = ________

ii. شاہی + ________ = ________

iii. شاہی + ________ = ________

iv. شاہی + ________ = ________

v. شاہی + ________ = ________

© NCERT not to be republished

◆ مثال کے مطابق صحیح جوڑ ملائیے:

i.	وہ پہاڑ جو آگ اگلتا ہے	1.	سیاح
ii.	بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا	2.	رصد گاہ
iii.	خفیہ باتوں کا پتہ لگانے والا	3.	آتش فشاں
iv.	وہ جگہ جہاں سے ستاروں کی گردش دیکھی جاتی ہے	4.	تیماردار
v.	مختلف ممالک کی سیر کرنے والا	5.	جاسوس

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

◆ آپ کو معلوم ہے کہ اسم میں ذرا سی تبدیلی لا کر صفت بنائی جاتی ہے۔ جیسے حاضر جواب سے حاضر جوابی۔ حاضر جواب 'اسم' ہے اور حاضر جوابی 'صفت' ہے۔ کہانی میں ایسے پانچ اسم تلاش کر کے لکھیے اور اُنھیں صفت سے تبدیل کیجیے:

	اسم	صفت
i.	________	________
ii.	________	________
iii.	________	________
iv.	________	________
v.	________	________

© NCERT not to be republished

◆ درج ذیل محاوروں کے معنی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	معنی	جملوں میں استعمال
i. غصّے میں لال پیلا ہونا	______	______
ii. امید کی کرن نظر آنا	______	______
iii. الفاظ سے کھیلنا	______	______
iv. شان بدل جانا	______	______
v. اپنے منہ میاں مٹھو بننا	______	______

◆ نیچے رموزِ اوقاف کے نام دیے گئے ہیں۔ دی گئی مثال کے مطابق ان کے انگریزی اور ہندی مترادفات لکھیے اور ان کے لیے مخصوص نشانات بھی بنائیے:

	انگریزی مترادفات	ہندی مترادفات	نشان
مثال: سکتہ	Comma	विराम	،
وقفہ	______	______	______
رابطہ	______	______	______
تفصیلیہ	______	______	______
ختمہ	______	______	______
سوالیہ	______	______	______
ندائیہ، فجائیہ	______	______	______
قوسین	______	______	______
واوین	______	______	______

© NCERT not to be republished

آپ جانتے ہیں کہ جملوں کو صحیح ڈھنگ سے لکھنے کے لیے کچھ خاص اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ جیسے فاعل، مفعول اور فعل کی ترتیب، تذکیر و تانیث، واحد اور جمع وغیرہ۔ نیچے دیے گئے جملوں کو صحیح کر کے لکھیے:

i. آپ اتنی دیر سے بے فضول باتیں کر رہے ہو۔

____

ii. میں ابھی واپس لوٹ آؤں گا۔

____

iii. ان دونوں میں نو دس کا فرق ہے۔

____

iv. برائے مہربانی آپ میرے خط کا جواب جلد دیں۔

____

v. بچے نے پرنسپل کو سب باتیں بتا دیں جو وہ سنا تھا بتا دیا۔

____

تلاش کیجیے

- اپنی لائبریری سے جیلانی بانو کی کہانی 'ایک دن کی بادشاہت' اور اطہر پرویز کی کتاب 'ایک دن کا بادشاہ' حاصل کیجیے اور ان کا مطالعہ کیجیے۔

تخلیقی اظہار

- کہانی کا عنوان 'حاضر جواب' رکھا گیا ہے۔ آپ کوئی دوسرا عنوان تجویز کیجیے اور بتائیے کہ آپ نے یہی عنوان کیوں تجویز کیا؟
- اگر آپ اس کہانی کو آگے بڑھانا چاہیں تو کون سے واقعات کہانی میں شامل کریں گے؟

عملی کام

- اس کہانی کو ڈرامے کی شکل میں لکھیے اور اپنے ہم جماعت کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیجیے۔

© NCERT not to be republished